www.KitaboSunnat.com

اچھی نہیں۔ عبید بن خالد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ناگہانی موت غضب کی پکڑ ہے" (ابوداؤد)۔ اور بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ناگہانی موت اچھی ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ناگہانی موت مومن کے واسطے راحت ہے اور فاجر کے واسطے غضب ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

علمائے حدیث نے ان حدیثوں میں اس طرح جمع و توفیق بیان کی ہے کہ جو شخص موت سے غافل نہ ہو اور مرنے کے لئے ہر وقت تیار و مستعد و آمادہ رہتا ہو' اس کے لئے ناگہانی موت اچھی ہے اور جو شخص ایسا نہ ہو اس کے لئے اچھی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (کتاب الجنائز ص ۱۴)

(مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو فتح الباری ج ۳ ص ۲۵۴' ۲۵۵)

محترم جناب حضرت مولانا حافظ ثناء اللہ صاحب مدنی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

چند سوالات پیش خدمت ہیں قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

۱۔ ایک ہی وقت میں اگر تین چار اذانیں ہو رہی ہوں تو ان اذانوں کے جواب کی کیا صورت ہوگی؟

۲۔ فوت شدہ نماز کی قضا حاضر نماز سے پہلے دی جائے یا بعد میں؟

۳۔ کیا وتر کی نماز کے بعد بیٹھ کر دو نفل پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

۴۔ سجدہ تلاوت اسی وقت کرنا چاہئے جب مقام سجدہ آئے یا بعد میں بھی ہو سکتا ہے اور کیا چارپائی وغیرہ پر بھی ہو سکتا ہے؟

۵۔ جب اذان ہو رہی ہو تو کیا قضائے حاجت کے لئے جایا جا سکتا ہے یا نہیں مزید یہ کہ کیا قضائے حاجت کے لئے ننگے سر اور ننگے پاؤں جانا جائز ہے؟

والسلام

۱۔ بیک وقت تین چار اذانوں کا جواب کس طرح دیا جائے؟

الجواب بعون الوہاب: بظاہر احادیث اس پر دال ہیں کہ ایک ہی اذان کا جواب دینا کافی ہے چنانچہ ایک روایت میں ہے۔

إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ (رواہ مسلم)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ